

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

(قسط ۶۸)

استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۷ء کی ڈائری

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی نفاذ شریعت کے لئے اسمبلی میں مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

ختم بخاری شریف اور امتحانات کا انعقاد

مئی ۱۹۸۷ء: دارالعلوم کے تعلیمی سال کے اختتام پر رجب کے آخری عشرہ میں دارالعلوم کی جامع مسجد میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی، حسب سابق اس سال بھی بغیر کسی بیہنگی اطلاع اور اعلان کے قرب و جوار سے دارالعلوم کے محبین و مخلص علماء و فضلاء اور شائقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی، حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا، اور مختصر خطاب بھی فرمایا، اس موقع پر طلباء دورہ حدیث کی دستار بندی کے علاوہ دارالحفظ والتجوید کے ۲۵ طلبہ کو حفظ القرآن کی سندات بھی تقسیم کی گئیں۔

۲۷ رجب سے تعلیمی سال کے اختتام پر دارالعلوم کے سالانہ تقریری اور تحریری امتحانات منعقد ہوئے جو ہفتہ بھر جاری رہے، طلبہ دورہ حدیث اور دوسرے درجوں کے جن طلبہ نے وفاق

المدراس کے امتحانات میں شرکت کی تھی، ان کیلئے کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں سے علماء کرام نگرانی کیلئے تشریف لائے اس سال اور اب کے امتحانات کے نتائج کے پیش نظر عمومی طور پر طلبہ کا تعلیمی معیار تسلی بخش رہا۔

مولانا الیاس اکوڑوی اور مولانا اشرف مردانی کی نمایاں کامیابی

نیز دارالعلوم کے دورہ حدیث کے دو طلبہ کو اس سال یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ وفاق المدارس کے امتحانات میں پورے ملک کی سطح پر انہوں نے دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی، چنانچہ مولانا محمد الیاس اکوڑوی نے ۶۰۰ میں ۵۵۵ نمبر حاصل کر کے کل پاکستان میں دوسری اور مولانا اشرف علی مردانی نے ۶۰۰ میں سے ۵۵۲ نمبرات حاصل کر کے ملکی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

سفر عمرہ: مئی ۱۹۸۷: احقر (سبح الحق) دارالعلوم حقانیہ کے استاذ جناب مولانا انوار الحق، الحق کے منبر شفیق فاروقی، اور کاتب الحق جناب مولانا محمد عبدالواحد اختر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عمرہ ادا کرنے کی غرض سے جاز مقدس گئے، عشرہ بھر وہیں قیام رہا، یکم شوال کو بخیر و عافیت واپسی ہوئی مولانا پیر محمد وقفی کی شہادت: دارالعلوم کے ایک لائق ہونہار، جواں سال روحانی فرزند اور مجاہد فاضل جناب مولانا پیر محمد وقفی فاضل حقانیہ بھی اپنے دوسرے رفقاء کی طرح جہاد افغانستان میں روسی دشمن سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شہید موصوف نے درس نظامی کی تکمیل اور دورہ حدیث دارالعلوم میں کیا تھا، چھ سات سال دارالعلوم میں زیر تعلیم رہے حضرت شیخ صاحب دامت برکاتہم سے عقیدت اور گرویدگی تھی، اخلاص و ایثار اور جذبہ قربانی کی مجسم تصویر تھے، نظم و ضبط، تحریک و تنظیم اور جہاد ان کی فطرت اور طبیعت ثانیہ بن چکا تھا، طالب علمی کے زمانہ میں بھی تعطیلات کے ایام میں دارالعلوم سے طلبہ کی جماعتیں ساتھ لے کر میدان کارزار میں عملاً شریک ہوا کرتے تھے، دارالعلوم کے تمام اساتذہ و مشائخ کے مخلص خادم اور منظور نظر تھے، مرحوم کی مظلومانہ شہادت کی خبر دارالعلوم حقانیہ، حقانی فضلاء اور مجاہدین کے حلقوں میں حد درجہ رنج و قلق سے سنی گئی۔ جوں ہی یہ روح فرسا خبر دارالعلوم پہنچی تو اساتذہ و طلبہ نے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی مرحوم کیلئے رفع درجات، ایصال ثواب، ان کے خاندان اور جملہ شہداء و مجاہدین افغانستان کی کامیابی کیلئے دعائیں کی گئیں۔

حقانیہ سکول میں تعمیرات کی تکمیل اور ہائی کلاسوں کا اجراء: الحمد للہ کہ تعلیم القرآن ہائی سکول کا جدید اور عظیم تعمیراتی منصوبہ مکمل ہو گیا، اس کے علاوہ کئی دیگر تعمیرات کا جدید بالائی منزل کی تعمیر

کافی عرصہ سے کام جاری تھا، تاہم اس سے تعلیمی کام متاثر نہیں ہوا، مناسب منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے بالائی منزل کا یہ عظیم منصوبہ جو متعدد درسگاہوں، اسٹاف روم، وسیع ہال، لائبریری اور دفاتر پر مشتمل ہے، بڑے شاندار طریقہ سے مکمل ہو گیا۔ تعلیم القرآن سکول کے درجہ مڈل سے ہائی ہو جانے کے پیش نظر کئی نئے اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا، سائنس اور تعلیمی امور سے متعلق نئے تقاضوں اور ضرورتوں کے پیش نظر مزید متعلقہ اشیاء بھی مہیا کر دی گئی ہیں اور اب ہم وہم کی باقاعدہ کلاسوں کا اجراء بھی کر دیا گیا ہے، الحمد للہ کہ تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول اپنی دینی اور دنیوی تعلیم کے امتزاج اور تعلیمی وتریتی معیار کے پیش نظر علاقہ بھر میں مقبول اور لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہا ہے، جس کے پیش نظر تعلیمی سال کے آغاز پر نئے داغلوں کے وقت خواہشمند طلبہ کی کثرت کے پیش نظر گنجائش کو ملحوظ رکھ کر داخلہ کیا جاتا ہے۔

غیر اسلامی بجٹ کی وجہ سے متحدہ شریعت محاذ کا بائیکاٹ

۹ جون کو قومی اسمبلی کے صبح کے اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے متحدہ شریعت محاذ کے فیصلے کے مطابق بجٹ سیشن سے شریعت محاذ کے تمام ارکان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان فرمایا، جو اختتام تک جاری رہا، محاذ کے رہنماؤں کے بائیکاٹ کے بعد اپوزیشن اور اسلامی پارلیمانی محاذ کے ارکان نے بھی وقتی، علامتی بائیکاٹ کر کے شریعت محاذ کے بائیکاٹ کو موثر بنایا، الحمد للہ کہ بجٹ کے سلسلہ میں حکومت نے نظر ثانی کر لی، مگر اصل مسئلہ نفاذ شریعت پر حکومت تاحال ٹس سے مس نہ ہوئی، ان شاء اللہ پارلیمانی تاریخ میں محاذ کے اس فیصلہ اور حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ کے اس اعلان کا ایک اہم مقام رہے گا۔

شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا بجٹ پر اظہار خیال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - محترم سپیکر صاحب!

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی میں آپ کا مختصر وقت لوں گا، چونکہ ایوان میں ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں، کہ اس بجٹ پر غور کریں کہ آیا یہ قابل برداشت ہے یا نہیں آیا شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے یا نہیں مخالف ہے کیا اس سے مظلوم کی داد رسی ہوتی ہے؟ ظالم سے بدلہ لیا جاتا ہے؟ بہر تقدیر اس بجٹ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو بحیثیت جمہوری ہونے کے، اس کے متعلق ہمارے اکثر لوگوں کا کہنا ہے، کہ یہ جمہوری ہے، میرا خیال یہ ہے کہ مجھ سے پہلے جو تقریریں ہوئیں انہوں نے تصریح کر دی کہ وزیر صاحبان بازار میں ذرا چاکر تھکتے کر لیں تو چاکر تھکتے کر لیں، کرائے بڑھ چکے ہیں پھر

بھی حالت یہ ہے کہ اس کو عوامی اور جمہوری کہا جاتا ہے تو میری سمجھ میں یہ آتا ہے، کہ جمہوری معنی ہے، عوامی اور عمومی یعنی یہ بحث ایسا ہے، کہ جس سے انسان، بچہ، بوڑھا، عورت یہاں تک کہ حیوانات بھی اس کے برداشت سے معذور ہیں، اس کی زد میں آرہے ہیں، اور ان سب کو تکلیف پہنچ رہتی ہے، جمہوریت کے نام پر سب لوگوں کو جکڑ دیا اور سب لوگوں کی کمر توڑ دی، ہر چند شکوہ و شکایت ہے جب ہم بازار میں پھرتے ہیں تو ہمیں لوگ کہتے ہیں، کہ ہماری تباہی و بربادی آپ ممبران دیکھ رہے ہیں، اور کچھ آواز نہیں اٹھاتے۔

اسلام کے نام پر آنے والو سب اپنے گریبان میں دیکھو: تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بحث جمہوری تو قطعاً نہیں، رہی اسلام کی بات کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہوگا، اور یہاں جو اسلام چاہتا ہے، وہ ہمیں ووٹ دے، ہم سب لوگوں جو یہاں آئے ہیں، حقیقت یہ ہے، کہ آپ سب لوگ اپنے گریبان میں دیکھیں کیا تم لوگوں نے وعدہ نہیں کیا کہ ہم شریعت کا نفاذ کریں گے؟ اگر کیا ہے اور یہ بات درست ہے، کہ چھوٹے بڑے یہاں جتنے بھی ایوان میں ہیں سینٹ میں ہیں انہوں قوم سے وعدہ کر لیا ہے، کہ اسلام کو نافذ کریں گے، اب جب سینٹ میں یہ بل پیش ہوا تو اب بیانات آرہے ہیں، کہ ہم یہ شریعت بل نافذ نہیں کریں گے بلکہ ایسی شریعت نافذ کریں گے جس پر سب کو اتفاق ہو، تو بھائی اگر آپ سب کا اتفاق چاہتے ہیں تو اول تو یہ ہے کہ یہ چودہ سو برس تک یہ اسلام نافذ اور جاری رہا، اس وقت کسی نے نہیں کہا کہ اس میں اختلاف ہے، اگر ایسا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ رات اور دن میں اختلاف ہے، تو اس سے بھی نکل جاؤ اور زمین و آسمان میں بھی اختلاف ہے، اس سے بھی نکل جاؤ اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آ جاتا ہے جب کہ حق و باطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آ جاتا ہے جبکہ حق و باطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

یہ عجیب مسئلہ ہے، کہ جب اسلام کا مسئلہ آتا ہے، تو کہا جاتا ہے، کہ اس میں اختلاف کو دور کریں گے، آپ کیسے دور کریں گے حق و باطل میں اختلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہا، اور ان سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کے زمانے میں بھی اختلافات رہے ہیں، ان کے زمانے میں بھی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اختلافات رہے ہیں، تو وہاں تو کسی نے یہ نہیں کہا، آج یہ کہا جا رہا ہے، کہ ہم اختلاف کو مٹائیں گے۔

بھائی! میں تفصیل سے عرض نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ٹال مٹول ہے، اسلئے کہ اگر کوئی اختلاف نہ کرے تو وہ بھی کھڑا ہو جائے، اور وہ بھی یہ کہہ دے کہ بھائی میرا مطالبہ ہے یہ صرف پاکستان ہی نہیں ہے، کہ حکومت چلاتا ہے، ایران بھی تو چلاتا ہے، جائے! ایران میں وہاں کتنے سنی ہیں ان کے کتنے حقوق کو جمع کیا گیا اور جاری کیا گیا۔

کوئی ہے یا اسی طریقہ سے دوسری حکومتوں میں ملکوں میں وہاں بھی تو اقلیتیں ہوا کرتی ہیں یہاں بھی اقلیتوں کے الگ حقوق ہیں، شریعت میں ان کو پورے حقوق کا تحفظ دیں گے الغرض محض بہانہ ہے، تو میں یہ عرض کرتا ہوں، کہ اسلام (شریعت بل) تو ابھی ہمارے ایوان نے مانا نہیں، سینٹ میں ابھی جھگڑا ہے، اس پر تو ابھی جو پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، پچہ پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، اسلام بصورت شریعت بل ابھی ہم لوگوں نے مانا نہیں ہے، اور ہم اس کے مخالف ہم اس میں انتظار کریں کہ اختلاف مٹ جائیں آسمان اور زمین مٹ جائیں تو تب اختلاف ہے نا۔

جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو بجٹ کیسے اسلامی تھا: اس اختلاف کو مٹانے کے انتظار میں ابھی اسلام نہیں آیا، تو جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو یہ تمہارے بجٹ اسلامی کیسے بنا؟

اسلامی ہے یا کفرانی ہے، اسلام ہے ہی نہیں، ابھی جاری کریں گے، غور کریں گے، اتفاق آئے اختلاف ختم ہوگا سب اس کے بعد یہ مراحل طے ہوں گے، یعنی اسلام آنے کے بعد چالیس برس ہم حکومت چلاتے رہے عوم کو کہتے رہے، کہ اسلام لائیں گے اور ہم ایوان کے جو ممبر ہیں وہ یہ کہتے رہے، کہ ہم اسلام لائیں گے، وہ اسلام کہاں ہے لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ اسلام ہے کہ ہر چیز کو مہنگا کر دیا گیا، ہر برائی بے حیائی پھیلا دی گئی، اسلئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپکا زیادہ وقت نہیں لیتا، میں اپنے شریعت محاذ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ بجٹ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری بلکہ غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے

محاذ کے مشورے کے مطابق یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ اسلامی نہیں ہے، جمہوری نہیں ہے، یہ بالکل غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے، میں اس کی تائید نہیں کرتا اور متحدہ شریعت محاذ کے ممبر بھی اس کی تائید نہیں کرتے، تو اس بجٹ کا بھی ہم بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوتے، ہم کیوں ظلم میں شریک ہوں ہم اس بجٹ میں شریک نہیں ہوتے، اس بجٹ کا بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے اس بجٹ کا بائیکاٹ کرتے ہیں، اس بجٹ کا ہمارا بائیکاٹ ہوگا، میں اپنے متحدہ شریعت محاذ کے بزرگوں سے اور دوسرے ممبر بھی مسلمان ہیں ہمارے بچے مسلمان ہیں، پختہ مسلمان ہیں ان سے بھی میں عرض کروں گا، کہ شریعت کا انکار نہ کریں، اور شریعت کا نفاذ فرمائیں، فوراً اعلان کر دیں تاکہ یہ ہمارے بجٹ اور یہ ہماری، تمام چیزیں عبادتوں میں شمار ہو جائیں، میں اس کا بائیکاٹ کرتا ہوں اور میرے ساتھ میرے جو بزرگ ہیں وہ اس ایوان کے اس بجٹ کا انقطاع کا اعلان کرتا ہوں باقی دوسرے بزرگ بھی

جہاد افغانستان کے مختلف محاذوں کی رپورٹ (مولانا حلیم حقانی کے قلم سے)

جون ۱۹۸۷ء دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا محمد حلیم حقانی بھی دوسرے فضلاء دارالعلوم کی طرح روسی نجیب فوجوں سے جہاد افغانستان کے میدان کارزار میں برسرِ پیکار ہے، انہوں نے حال ہی میں تازہ رپورٹ بھیجی ہے، جو کچھ یوں ہے کہ:

(۱) پوست کے مقام پر افغان مجاہدین کی ساتھ جماعتوں کے اتحاد کی تنظیم نے روسی فوجوں کے ساتھ زبردست مقابلہ کیا، میں خود بھی اس میں شریک تھا، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی دعاؤں اور توجہ کے صدقے دارالعلوم کے دوسرے فضلاء کو بھی اس میں شرکت کی سعادت حاصل رہی، مجاہدین نے بڑی پامردی اور استقامت کے ساتھ دشمن کی فوجوں پر غلبہ حاصل کیا، اور ایک بجے کے قریب ہمیں فتح حاصل ہوئی، مجاہدین میں تیرہ حضرات کو شہادت کا مقام علیا حاصل ہوا، چودہ حضرات زخمی ہوئے روسیوں کے بہت سے فوجی مارے کچھ قید کر لئے گئے، اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے، مولانا جلال الدین فاضل جامعہ حقانیہ نے بھی اس محاذ پر ہماری بھرپور مدد کی تھی، انہوں نے اپنی کمانڈ کے ۳۵ سپاہی یعنی مجاہدین ہماری مدد و نصرت کیلئے اس محاذ پر بھیج دیئے تھے، تیرہ شہداء سے مجاہدان کے رفیق ہیں، الحمد للہ کہ اس معرکہ میں مجاہدین کو ایک سو بیس کلاشکوف ۱۵ عدد بڑی مشینیں، چار عدد توپیں، تین عدد زیکو یک مشین، ۵ عدد ہوان توپ، دو عدد راکٹ انداز ۲۰ عدد کوہی توپ، ایک سحرائی توپ، مجاہدین کو بطور مال غنیمت حاصل ہوئے، حضرت استاذ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ سے میرے اور تمام فضلاء حقانیہ جو دشمن سے میدان جہاد میں نبرد آزما ہیں تسلیات بھی عرض کر دیں اور استقامت و شجاعت اور فتح و نصرت کی دعاء کی بھی درخواست۔

(۲) مائی سنا کی ولایت پکتیا کے قریب ایک شارع عام پر ہمارے مجاہدین سر میں سودائے شہادت لئے مسلح کھڑے تھے کہ اچانک نجیبی روسی فوجوں کی یلغار آن پڑی، زبردست لڑائی ہوئی، مجاہدین کی تعداد قلیل ترین تھی، بد قسمتی سے دشمن اس مقام سے ہم سے قابض ہو گیا مگر اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے ہمت نہیں ہاری، سات جماعتی اتحاد ہوا، مختلف گروپوں اور لڑائی کے بعد اللہ پاک نے مجاہدین کو پھر سے غلبہ عطا فرمایا اور دشمن کی فوج بھاگ گئی، مولوی الف گل، جسے پکتیا محاذ کے جہاد کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی نے مجاہدین کی ایک جماعت کیساتھ یہاں کے سپاہیوں کی نصرت کیلئے بھیجا تھا، نے بڑی بے جگری سے شجاعت کا مظاہرہ کیا، ان کی تشریف آوری سے مجاہدین کی ڈھارس بندھی، دشمن کے چالیس سپاہی جہنم رسید کر دیئے گئے، اور ستر سے زائد افراد ان کے شہید ہوئے۔ ایک اندازے کے قریب کلاشکوفیں، متعدد توپیں، مختلف

مشینیں مجاہدین کو مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، مجاہدین میں ۶ مجاہد شہید ہو گئے، شہید نصر اللہ اور شریں جمال شہید مولانا جلال الدین حقانی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے، جنہوں نے اس معرکہ میں شہادت نوش کی۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ شارع عام مجاہدین کے قبضہ میں ہے، اپنے استاذ گرامی قدر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے اس معرکہ میں مجھے شرکت کی سعادت حاصل رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تاحال خیریت و عافیت سے ہوں۔

(۳) اس ماہ ہمارے محاذ کے مجاہدین نے ہر طرف سے روسی نجی فوجوں پر ہر طرف سے حملوں کی یلغار کر دی ہمارے دو مجاہد کفار کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور جبل السراج میں شہید کر دیئے گئے، مجاہدین نے روسیوں کے طیارے مار گرائے اور کئی ایک روسی فوجی ہلاک ہوئے، اس کے بعد روسیوں نے ہوائی اور زمینی گولوں سے آگ برسائی اور ظلم و بربریت کا ریکارڈ قائم کر دیا، عقیف عورتیں اور معصوم اور بیگناہ بچے جلا کر بھون دیئے گئے، یہ واقعہ سنگر ولایت کے مقام پر پیش آیا، جہاں مجاہدین مورچہ بند تھے، مگر ہوائی بمباری اور مسلسل چار روز تک آخر اس کی تاب کیسے لائی جاسکتی تھی، یہ تاریخ کا ایک عظیم حادثہ ہے، چند روز قبل ”سپر لی“ نامی ایک سرکاری طیارہ روسی کاہل فوجیوں اور ہمواروں کو لئے جلال آباد سے کاہل جا رہا تھا کہ مجاہدین نے مار گرایا، طیارہ پانی کے ایک ڈیم میں گر کر تباہ ہو گیا، چالیس آدمی ہلاک ہو گئے اور تین آدمی زندہ گرفتار کر لئے گئے جواب مجاہدین کے قبضہ میں ہیں۔

(۴) مجاہدین کا ایک قافلہ جو دس روز سے مسلسل سفر ہجرت کر رہا تھا کہ اچانک روسی درندوں کی ایک بڑی فوج کے نرغہ میں آ گیا، اٹھارہ مجاہدین شہید کر دیئے گئے، چھوٹے اور بے گناہ بچوں کو ماں کی چھاتیوں پر رکھ کر ذبح کر دیا گیا، بے ہیبت و درندگی اور ظلم و تشدد کی ایسی مثال، درندوں میں بھی کم ملے گی، مگر روسی درندوں کی تاریخ اس سے معمور ہے۔

(۵) شوال کے پہلے عشرہ میں جب مولانا پیر محمد قسبی شہید، میدان کارزار میں دشمنوں کی گولیوں کا نشانہ بنے اور ان کا نچلا دھڑکٹ گیا اور اس حالت میں گھٹنہ بھر زندہ رہے، تو جب تک ہوش رہا، اپنے اساتذہ بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے نام تسلیمات، درخواست دعا اور بخشش حقوق کا پیغام دیتے رہے، اور حاضرین کو اس کے پہچانے کی بار بار تاکید کرتے رہے، مرحوم نے شہادت سے پندرہ روز قبل شادی کی تھی مگر جہاد میں شرکت کی تھی اور جہاد شہادت سب کچھ پر غالب رہا۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ سے حکیم محمد سعید کی ملاقات اور عیادت

ہمدرد فاؤنڈیشن کے چیئر مین جناب حکیم محمد سعید صاحب مورخہ ۲۸ جون کو مغرب کے وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی عیادت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے احقر کی اقامت گاہ پر ملاقات اور عیادت کی، امراض کی تشخیص و تحقیق کی اور معالجہ کے سلسلہ میں مفید ادویات کے نسخے تجویز کئے، علاوہ ازیں ملکی حالات اور قومی سطح پر طبی خدمات کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کیا حکیم صاحب نے عباسی حکمرانوں کی طرح قدیم طرز کے ”مدینہ الحکمتہ“ آباد کرنے کے اپنے وسیع اور عظیم تعمیراتی منصوبہ کی تکمیل اور استحکام کے لئے شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے دعا کی درخواست بھی کی شیخ الحدیث صاحب نے اس اس منصوبہ کے متعلق فرمایا آپ قوم اور ملک و ملت کی قیمتی اثاثہ ہیں آپ کے عزائم اچھے اور حوصلے بلند ہیں، میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو مدینہ الحکمتہ بسانے اور اس کے مثبت اور قومی وملکی اور تعلیمی سطح پر بہترین نتائج و ثمرات سے نوازے، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمادے گا، طب و حکمت کے ذریعہ بھی آپ کی اسلامی اور انسانی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع ہے، اور دنیا و آخرت کی سرخروئی کا ذریعہ ہے۔

پون گھنٹہ کی اس نشست میں حکیم صاحب، مولانا عبدالحق اور احقر کی باہمی مشاورت اور تبادلہ خیال میں ملک میں تحریک نفاذ شریعت، شریعت بل کو منظور کرانے اور اس سلسلہ میں پیش رفت اور کامیابی کے امکانات مزید ممکنہ جدوجہد کا مثبت لائحہ عمل اور اس کے کئی ایک پہلو بھی زیر بحث آئے۔

مبلغ اسلام مولانا عبدالشکور دین پوری کا وصال: مشہور عالم دین مبلغ اسلام وکیل صحابہ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری بھی پچھلے دنوں عازم اقلیم عدم ہو گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون، وقت کے عظیم واعظ، مجاہد ملت، ناموس رسالت اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ترجمان، اتحاد امت کے داعی اور ملک کے مایہ ناز خطیب تھے، موصوف کی ساری زندگی تبلیغ و اشاعت دین میں گزری، فرق باطلہ، رفض و شیعیت، سارقین ختم نبوت، اہل بدعت و ضلال اور زانیین مبطلین کے باطل نظریات و عقائد کا ابطال اور ان کے خلاف تبلیغی اور لسانی جہاد، مولانا کی تقریروں کا ہدف تھا، شاید ہی ملک کا کوئی شہر ایسا ہو جہاں موصوف توحید و ختم نبوت اور ایمان و عمل صالح کی دعوت و تبلیغ کی غرض سے تشریف نہ لے گئے ہوں، موصوف تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور اب تحریک نفاذ شریعت میں اپنے اکابر کے ساتھ ہر میدان میں شاہہ بٹانہ رہے، دین کی دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں موصوف کے مساعی جلیلہ، مسلسل سفر اور مواعظ حسنہ ارباب علم و دانش اور اہل وطن کو ہمیشہ یاد رہیں گے، مرحوم سالار قافلہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت فیوضہم کے قریبی عزیز، صاحبِ علم و فضل، جماعتی اعتبار سے یہ صدمہ

اور نقصان تو ناقابل تلافی ہے ہی، مگر اتحاد امت کے داعی اور مصلحانہ تقاریر و مواعظ کی وجہ سے ملک کے جملہ مکاتب فکر اور ارباب دین و دانش مرحوم کی وفات کو قوم و ملت کے لئے اپنے عظیم سانحہ قرار دے رہے ہیں، عامۃ الناس میں ان کی مساعی ہمیشہ مشکور رہی ہیں۔ اب ان کا معاملہ ایسی ذات سے ہے جو سراپا غفور و رحیم اور مشکور و قدردان ہے، خدا مغفرت کرے بڑے فقیر منش اور درویش صفت انسان تھے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصور کی جدائی :

صوبہ سرحد کی مشہور علمی و دینی شخصیت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصور بھی اس دارِ فانی سے دارالبقاء کو رحلت فرما گئے۔ موصوف اتباع سنت، طہارت و تقویٰ، زہد و ورع، تبحر علم، وسعت نظر اور کتاب و سنت کی تفسیر اور تعبیر میں یگانہ تھے، ساری زندگی مطالعہ کتب بنی اور قرآن کی تعلیم و تدریس میں گذاردی، کئی سالوں سے علیل تھے مگر خدمت قرآن اور ترجمہ و تفسیر کے انہماک کا وہی عالم رہا، افسوس کہ اب یہ شیخ نور و ہدایت بھی ۲۳ اگست ۱۹۸۷ء بروز اتوار ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔

موصوف دبلے پتلے، نحیف، سادہ وضع، صورت سے متواضع، حلیم اور سیرت سے اگلے وقتوں کی یادگار معلوم ہوتے تھے، ہمہ وقت چشم گریاں اور دل خنداں کی کیفیت طاری رہتی تھی، شہرت نام و نمود پوسٹر بازی اور موجود دور کے اشاعتی طریقوں سے نا آشنا اور طبعاً محترز تھے اپنے آبائی گاؤں شاہ منصور میں گوشہ عزلت میں زندگی گزارنے اور گمنامی و خاموشی کے ساتھ سفر آخرت کی تیاری میں مصروف رہنے کے باوجود طلبہ علوم دینیہ کے مرجع ٹھہرے ہر سال شعبان اور رمضان المبارک کی تعطیلات میں ۲۰۰ سے ۳۰۰ طلبہ آپ کے ترجمہ و تفسیر قرآن کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔

موصوف کے مطالعہ کی وسعت، ذوق کی لطافت اور پاکیزگی نفس کا نقش عوام و خواص سب کے دل و دماغ پر ثبت ہو چکا تھا، یہی وجہ تھی کہ موصوف کی وفات کی خبر صوبہ سرحد اور پورے ملک میں نہایت رنج و افسوس اور حسرت و اندوہ کے ساتھ سنی گئی، لوگ دور دراز مقامات سے پیادہ، بسوں، ویکنوں، اور کاروں میں پہنچتے رہے، دارالعلوم کے اساتذہ و مشائخ اور طلبہ کے علاوہ خود حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم بھی باوجود علالت و شدت مرض کے ان کے جنازہ میں شریک ہوئے، مرحوم کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور دارالعلوم سے خصوصی تعلق تھا، یہاں کے اساتذہ اور طلبہ کو سر آنکھوں پر بٹھاتے اور ان کے اکرام میں دیدہ دل نہھاو کرتے تھے، گو موصوف نہیں رہے مگر ان کے لائق اور فاضل فرزند ان کا قائم کردہ دارالعلوم اور ہزاروں تلامذہ ان کا عظیم صدقہ جاریہ ہیں، جو قیامت تک ان کے نام